برقِ جہاد
حکیم محمد جمیل شیدا رحمانی
رحیم یار خاں
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

برقِ جہاد

جمع و ترتیب

حکیم محمد جمیل شیدا رحمانی

دار الاندلس

۴-لیک روڈ، چوبرجی لاہور

فون: 7230549-7231108

نام کتاب

برقِ جہاد

حکیم محمد جمیل شیدا رحمانی

تعداد	ایک ہزار
پہلا ایڈیشن	جنوری 2004ء
ناشر	دارالاندلس
قیمت	

ملنے کا پتہ

۴۔لیک روڈ، چوبرجی لاہور

فون:7230549-7231106-7240940

www.jamatdawa.org

www.jamatdawa.org/undlas

E-mail:undlas@jamatdawa.org

نیز جماعۃ الدعوۃ کے تمام مقامی دفاتر سے بھی دستیاب ہے۔

برقِ جہاد

فہرست

غزوۂ ہند سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی بشارت 10

ابوعبدالرحمٰن عادل بشیر شہید 12

جانب کشمیر چلو 14

تیرے دیوانے آئے ہیں (مرکز طیبہ میں حاضرین اجتماع کے جذبات شہادت کی منظر کشی) . 16

خنزیر امریکہ (امریکہ کو اپنا رازق سمجھنے والے حکمرانوں کو انتباہ) 19

ابومحمد الفاتح بشیر احمد چیمہ کی شہادت پر 16

ہمقدم (ترانۂ جہاد) 22

ابوثمامہ عمادالاسلام بن شوکت رحیم یار خان کی شہادت پر 24

بھارت کی بربادی 25

مؤقر رسالہ ''ضرب طیبہ'' کی اثراندازی کے لیے (دعا) 27

دھماکے 29

ابوعاصم عبدالرب شہید آف رحیم یار خان 31

برق طوفانی 33

مجاہدین کی زندگی 36

فتح مبین 38

بندگی کے لیے 40

امیر الجہاد امیر جماعۃ الدعوۃ حافظ محمد سعید ﷾ کی خدمت میں ہدیہ سلام وعقیدت 42

ملین مارچ 2003ء اور درس عبرت 44

تحریک تحفظ پاکستان 46

عرض ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ!

جہادی اشعار میدان جہاد میں برسر پیکار مجاہدین کے لہو کو گرم کرنے، جھپٹنے، پلٹنے اور پلٹ کر جھپٹنے کا کام کرتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اشعار آج بھی ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔

موجودہ تحریک جہاد میں بھی کتاب وسنت اور سیرت نبوی کے بعد جہادی اشعار سے بکثرت نوجوانوں کے کارواں سوئے مقتل چلے ہیں۔

ہمارے بزرگ حکیم محمد جمیل شیدا رحمانی نے ''برقِ جہاد'' کے نام سے نوجوانوں کے لیے ایک گلدستہ تیار کیا ہے۔ محترم حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ تعالیٰ نے نظر ثانی کی ہے۔

دارالاندلس کی طرف سے ''برقِ جہاد'' اس دعا کے ساتھ پیش خدمت ہے کہ مولا کریم! جہاد کی یہ برق خرمنِ باطل پر ایسے گرے کہ اسے راکھ کر دے۔ آمین

آپ کی دعاؤں کا خواستگار

محمد سیف اللہ خالد

مدیر ''دارالاندلس''

غزوہ ہند سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت

ابو دجانہ سماک شہید کی نماز جنازہ کے موقع پر لکھی گئی

مشرکینِ ہند سے جو بر سرِ پیکار ہے
جنت الفردوس کا وہ بالیقین حق دار ہے

جو بھی جاہل ہے مخالف نصرتِ مظلوم کا
اِنفِرُوا حکمِ الٰہی کا اسے انکار ہے

یا الٰہی! لشکر طیبہ کا پُشتیبان ہو
جس کی پیہم بزدلانِ ہند پر یلغار ہے

دشمنانِ ملک و ملت سے محبت ہے جسے
بے خطا وہ ملتِ اسلام کا غدار ہے

حبّ دنیا، موت کے ڈر سے جو لرزاں ہے شقی
قسمت اس نادان کی محکومیٔ اغیار ہے

نقدِ جاں دے کر کرو حاصل دوامی زندگی
گرم عقبیٰ کی تجارت کا حسیں بازار ہے

کیوں نہ ہو شیدا عجب رشکِ زمین و آسماں
وہ زمیں خونِ شہیداں سے جو لالہ زار ہے

ابوعبدالرحمٰن عادل بشیر شہید

(آف خان پور)

نرالی شان سے عہد وفا پورا کیا تو نے
فنا ہو کر خدا کی راہ میں پائی بقا تو نے

عجب مردانگی سے آتش و آہن کی بارش میں
بلاشک جنت الفردوس کا سودا کیا تو نے

عجب دنیائے دُوں کی دلکشی نے دام پھیلائے
مگر عُقبیٰ کو اپنے عزم سے اپنا لیا تو نے

ترے ماں باپ کا عادل بشیر اعلیٰ مقدر ہے
کہ جن کا مرتبہ دارین میں اونچا کیا تو نے

پریشاں موت سے لرزیدہ ملت کے جوانوں کو
حیاتِ جاوداں کا راستہ دکھلا دیا تو نے

سِتم کش دخترِ کشمیر کی فریاد کو سن کر
بہت سے بزدلانِ ہند کو پھڑکا دیا تو نے

ثُبات و صبر و استقلال سے آراستہ ہو کر
کلنٹن کے سرِ مغرور کو چکرا دیا تو نے

بہن بھائی نہ کیوں تقدیرِ ربانی پہ راضی ہوں
کہ جن کے جذبۂ ایماں کو گرما دیا تو نے

جہادی معرکوں میں قوتِ ایمان کی ہیبت سے
فراعینِ جہانِ کفر کو لرزا دیا تو نے

شہادت کی ادائے پاک سے شیدائے دنیا کو
کیا رضوانِ ربِ دو جہاں سے آشنا تو نے

جانب کشمیر چلو

نوجوانانِ وطن جانبِ کشمیر چلو
لے کے تم ہاتھ میں ایمان کی شمشیر چلو

دولتِ عزّ و شرف تم پہ نچھاور ہوگی
توڑنے عہد غلامی کی جو زنجیر چلو

دخترِ خطۂ کشمیر ہے فریاد کناں
ابن قاسم سے لیے قوتِ تسخیر چلو

کب سے ہندو کے مظالم کا ہدف ہیں انساں
بن کے بھارت کے لیے آیۂ تدمیر چلو

شور ہے بپا ہندی مسلماں کے لیے
بن کے اس کے لیے پروانۂ تحریر چلو

جہد پیہم سے مٹے جور و جفا دنیا سے
عدل و انصاف کی کرتے ہوئے تشہیر چلو

مشعل دین ھدیٰ ہاتھ میں لے کر شیدا
ظلمت دہر میں کرتے ہوئے تنویر چلو

روس و امریکہ و بھارت کے ستم رانوں کو
ضرب کرار سے کرتے ہوئے نخچیر چلو

مرکز طیبہ میں حاضرین اجتماع کے
جذباتِ شہادت کی منظر کشی

(ترے دیوانے آئے ہیں)

الٰہی! تیری دعوت پر ترے دیوانے آئے ہیں
تِری رحمت سے اُلجھی گتھیاں سلجھانے آئے ہیں

متاعِ زندگانی کی ہوس میں زنگ آلودہ
فسردہ جذبۂ ایمان کو گرمانے آئے ہیں

مُسلّح دشمنانِ ملک و ملت کے مقابل میں
تہی داماں ہیں، لے کر جان کے نذرانے آئے ہیں

تبوک و بدر و خندق سے نمایاں روشنی لے کر
صحابہ کے اُسی کردار کو اپنانے آئے ہیں

تکاثر، حُبِّ دنیا، موت کی ہیبت سے لرزیدہ
دلوں کو قوتِ ایمان سے گرمانے آئے ہیں

نہیں کچھ فخر دل میں، تیری نصرت کے بھروسے پر
محلاتِ جہانِ کفر کو لرزانے آئے ہیں

الٰہی! لشکرِ اسلام کی تو دستگیری کر
بہر سُو تیری وحدت کا علم لہرانے آئے ہیں

بنُورِ سیرتِ ختم الرسل طیبہ کے مرکز میں
قلوبِ زنگ آلودہ کو پھر چمکانے آئے ہیں

طواغیتِ جہاں سے بر سرِ میدان ٹکرا کر
کمک لینے، جلا پانے، ذرا ستانے آئے ہیں

صحابہ نے جو پائی تربیت یثرب کی وادی میں
اسی مشقِ فداکاری کو یاں دہرانے آئے ہیں

کسل اور دھن سے خاموش تھی جو ایک مدت سے
اسی خاکستر بے سوز کو سلگانے آئے ہیں

ستم رانوں کے ایوانوں کو شیدا پوری دنیا میں
گرانے کے لئے قوت یہاں سے پانے آئے ہیں

خنزیرامریکہ

(امریکہ کو اپنا رازق سمجھنے والے حکمرانوں کو انتباہ)

ذلیل و خوار ہو جائے گا دامن گیرِ امریکہ
وظیفہ جس کا ہے صبح و مسا توقیرِ امریکہ

کلنٹن اور بش ہیں جبر و استبداد کے بانی
لباس آدمیت میں یہ ہیں خنزیرِ امریکہ

فلسطین اور بوسنیا ہو یا کشمیر کی وادی
ہر اک مقتل میں ہے زیرِ عمل تدبیرِ امریکہ

جو بے بنیاد ہیں ان کے لئے دنیائے فانی میں
ہے بے حد جاذبِ قلب و نظر تزویرِ امریکہ

نفاق و دورخے پن سے نہ ہو گی مخلصی اپنی
کھلے انداز میں جب تک نہ ہو تحقیرِ امریکہ

اگر ہو جاؤ تم آراستہ شمشیر ایمان سے
تمہارے ہاتھ سے ہو جائے گی تدمیر امریکہ

جوانو! لشکر طیبہ سے مل کر ، ہم قدم ہوکر
بڑھو بھارت سے آگے اور کرو تسخیرِ امریکہ

دل شیدا منور ہے فقط شمع رسالت سے
مبارک عقل کے اندھوں کو ہو تنویرِ امریکہ

ابو محمد الفاتح بشیر احمد چیمہ کی شہادت پر

الٰہی غازیوں کو تیری نصرت کا سہارا ہے
جنہیں ذوق شہادت ہی نے وادی میں اتارا ہے

بشیر احمد بشارت جنت الفردوس کی پا کر
بہمت منزلِ مقصود کی جانب سدھارا ہے

عوض میں نقد جاں کے درھم و دینار کا سودا
مسلماں کا سراسر اس تجارت میں خسارا ہے

جکڑ کر قوم کو غیروں کی زنجیرِ غلامی میں
اطاعت وقت کے فرعون کی کب تک گوارا ہے

شہیدوں کی تڑپ سے درسِ عبرت کیوں نہیں لیتے؟
لہو سے جن کے حق نے زلفِ گیتی کو سنوارا ہے

عجب ہیں غازیانِ دیں جنہوں نے برسر میداں
جگر کا خون دے کر روئے ہستی کو نکھارا ہے

ہمقدم (ترانۂ جہاد)

دم بدم اے مرے ہمقدم ساتھیو
لے کے عزمِ شہادت بڑھاؤ قدم
خالد و طارق و ابنِ کرار کا
اپنے خوں سے کریں گے فسانہ رقم
نصرت دیں میں بازو جو کٹ جائیں گے
اپنے دانتوں سے تھامیں گے اپنا علَم
ہو گی فتح و ظفر یا اسی راہ میں
زندگی کا اثاثہ لٹا دیں گے ہم
سرنگوں ہوں گے اعلانِ تکبیر سے
خواہشات و ھوا و ھوس کے صنم

مؤقر رسالہ ''ضرب طیبہ'' کی اثراندازی کیلئے (دعا)

حقیقی دین کا اظہار کردے ضرب طیبہ سے

رہِ خلد بریں ہموار کر دے ضرب طیبہ سے

جہاد فی سبیل اللہ کی پر خار وادی میں

عطائے لذتِ آزاد کر دے ضرب طیبہ سے

ہے خوابیدہ مسلماں مبتلائے یاس وحرماں ہے

اسے یکبارگی بیدار کر دے ضربِ طیبہ سے

اسے بے گانہ کر آرائشِ حسن و تجمل سے

اوراس کے ہاتھ میں تلوار کر دے ضرب طیبہ سے

ہے محرومِ عمل اخلاقِ عالی سے تہی داماں

اسے تو صاحبِ کردار کر دے ضربِ طیبہ سے

کسل مندی ہے غالب حبِ دنیا موت کے ڈر سے

اسے جھنجھوڑ کر ہشیار کر دے ضربِ طیبہ سے

نشاطِ عیشِ فانی سے اسے ناآشنا کر دے

حیاتِ خلد سے سرشار کر دے ضربِ طیبہ سے

اسے تو جرأتِ اسلاف دے کر اہلِ باطل سے

تصادم کے لئے تیار کر دے ضربِ طیبہ سے

عمر فاروق و خالد، قاسم و طارق کی ہمت سے

مثالِ حیدرِ کرار کر دے ضربِ طیبہ سے

تو اپنی خاص نصرت سے عداوت کے مراحل میں

عدو پر منزلیں دشوار کر دے ضربِ طیبہ سے

گل و بلبل کا شیدا حورِ مغرب کا ہے دلدادہ

تو اس تہذیب سے بے زار کر دے ضربِ طیبہ سے

دھماکے

وہ طوفان اٹھنے والا ہے کنارے ڈوب جائینگے
سہارے ڈھونڈنے والو! سہارے ڈوب جائینگے

اگر بچنا ہے آجاؤ محمد کے سفینے میں
وگرنہ دیکھنا سارے کے سارے ڈوب جائینگے

منافق ہیں جہادی کارواں کو روکنے والے
یہ سارے بالیقین لعنت کے مارے ڈوب جائینگے

اسامہ کے بہانے آگ بھڑکائی جو شیطاں نے
جہادی سیل میں اس کے شرارے ڈوب جائیں گے

سرِ میدانِ مقتل برملا اظہار حق ہو گا
اور اہلِ کفر کے خفیہ اشارے ڈوب جائینگے

خلافِ ملتِ بیضا جو ہیں طاغوت کے حامی
یہ سب طاغوت کی آنکھوں کے تارے ڈوب جائینگے

اٹھو شیدا سنبھل جاؤ قیامت آنے والی ہے
قمر بے نور ہو گا اور ستارے ڈوب جائینگے

ابو عاصم عبدالرب شہید آف رحیم یار خان

ابو عاصم مجاہد سے ہوں پیدا جاں نثار اب بھی
خزاں دیدہ چمن میں کیوں نہ آجائے بہار اب بھی

بہن بھائی عزیز و اقربا ماں باپ کے دل میں
ہے نقشہ اس کے اخلاص و عمل کا یادگار اب بھی

ابو عاصم کے رستے پر چلو تم بے خطر ہو کر
کہ آئے گی فلک سے نصرت پروردگار اب بھی

اگر تم غیرتِ اسلاف و بن قاسم کے وارث ہو
ردائے عصمتِ کشمیر ہے کیوں تار تار اب بھی؟

نہ گھبراؤ جوانو! کثرتِ افواجِ باطل سے
سِلاحِ قوتِ ایماں سے ہیں لرزاں شرار اب بھی

اگر فرعون ہیں اس دور کے محو ستمرانی
مسلماں نام کے اطراف عالم میں ہیں خوار اب بھی

کرو خونِ شہادت سے منور خلد کی راہیں
انہی راہوں پہ چل کر ختم ہو گا انتشار اب بھی

اگرچہ ضعف پیری اور کچھ امراض لاحق ہیں
شہادت کے لئے پیہم ہے شیدا بے قرار اب بھی

برقؔ طوفانی

نظر انداز ہو گی کب تک افغانوں کی بربادی؟
فلسطین اور کشمیری مسلمانوں کی بربادی؟

وہ سادہ لوح صحرائی شتربانوں کی بربادی
بہار افزا گلستانوں کی ، بستانوں کی بربادی

منافق ہیں جو ہیں خنزیر کی اولاد کے حامی
ہو ان کے ساتھ ہی ان کے ثنا خوانوں کی بربادی

اگر تم ہو گئے آراستہ شمشیرِ ایماں سے
تمہارے ہاتھ سے ہو گی ستمرانوں کی بربادی

جو ڈالر کے پجاری عقل کے اندھے ہیں کیا ان کو
نظر آتی نہیں ہے ان بے گُنہ جانوں کی بربادی؟

پلے ہیں جو سگانِ رُوسیہ غیروں کے ریزوں پر
وہ کیا جانیں کہ ہے سنگین انسانوں کی بربادی

سمجھتے ہیں یہ بے غیرت کہ ہے انصاف کا مظہر
اُن اطفال فلسطین اور شیشانوں کی بربادی

گرو تم اہل یورپ پر مثال برق طوفانی
تو ہو جائیگی پیرس کے پری خانوں کی بربادی

خلاف ملت بیضاء جہاں بنتے ہیں منصوبے
کروگے کس گھڑی ان سارے ایوانوں کی بربادی

نہ ہو گا ختم ہرگز اضطراب و قلق روحانی
نہ ہوگی جب تلک یورپ کے شیطانوں کی بربادی

بلا جرم و خطا وہ موت کی ڈگری سناتے ہیں
تو کب ہو گی بتاؤ ایسے دیوانوں کی بربادی

بہو بیٹی ہے پامالِ ستم رانی نہ ہو جب تک
فحاشی کے مراکز اور مے خانوں کی بربادی

فدائی عزم سے جھپٹو گے دشمن کے ٹھکانوں پر
تو ہو جائیگی بھارت کے صنم خانوں کی بربادی

جہادی عزم و استقلال کے ہوتے ہوئے شیدا
نہ ہو گی مشعلِ احمد کے پروانوں کی بربادی

مجاہدین کی زندگی

روسی جبر واستبداد کے خلاف جہاد کے دوران لکھی گئی

جہاں میں درحقیقت عامل قرآن جیتے ہیں
بہ فضلِ ایزدی با سَطوتِ سلطان جیتے ہیں

حَذَر اِن سوشلسٹوں سے جہاں پاؤ کچل ڈالو
لباس آدمیت میں نہیں انساں، یہ چیتے ہیں

سمرقند و بخارا کی فضا ہے خوں فشاں اب تک
کہ مر کر مخلصی پاتے ہیں واں انسان نہ جیتے ہیں

غلامی پر سدا وہ موت کو ترجیح دیتے ہیں
وہ جیتے ہیں اگر دنیا میں تو ذیشان جیتے ہیں

سفینوں کو جلا کر ساحل دریائے ہستی پر
بگردابِ بلائے محشرِ طوفان جیتے ہیں

وہ ہیں کفار پر بھاری تو ہیں شیر و شکر باہم
سراپا ربط الفت سے وہ کالِاُخوان جیتے ہیں

بہ فرمانِ اِلٰہِ الکَون وَاعتَصِمُوا بِحَبلِ اللّٰہِ
وہ پی کر بادۂ وحدت بہ اطمینان سے جیتے ہیں

فتح مبین

بحرِ سہائے شمالی پر کیا محشر بپا تم نے
جفا کاروں کو ہمت سے کیا صیدِ بلا تم نے
حقیقت میں ہے ذات اللہ کی قوت کا سرچشمہ
کیا اشرارِ عالم کو حقیقت آشنا تم نے
خلیل آسا مسلسل آتش و آہن کی بارش میں
ہے کی صبر و تحمل سے نماز حق ادا تم نے
ثبات و پائے استقلال کی پرزور ٹھوکر سے
وطن کی سرزمین سے روس کو چلتا کیا تم نے
عمل سے پیش کر کے بے بہا جانوں کا نذرانہ
بہمت جنت الفردوس کا سودا کیا تم نے
عطا کی ہے تمہیں اللہ نے فتح مبیں آخر
فریب و مکر ہر ابلیس کا ٹھکرا دیا تم نے

سپر پاور کا اپنے عزم راسخ سے نشاں دے کر
نکالی گوربا چوکے غبارے سے ہوا تم نے
توکل پر اتر کر موت کی وادی میں برجستہ
حیات جاودانی کا دکھایا راستا تم نے
وطن کے دشمنوں تخریب کاروں کا جو مرکز تھا
پھریرا دین فطرت کا وہیں لہرا دیا تم نے
سلام اے وادیٔ کہسار کے شیرو جوانمردو!
ہے مجبورِ ستم کو درسِ آزادی دیا تم نے
سنو راجیو ہو گا پر خطر انجام تمہارا
ارادہ سوئے افغاناں کیا جس دم برا تم نے
دل و جاں سے تمہارے ساتھ ہے شیدائے رحمانی
جدالِ حق و باطل میں طلب جس دم کیا تم نے

بندگی کے لئے

وجود آدم خاکی ہے بندگی کے لئے
نمودِ کبر و تعلّی نہ خود سری کے لئے

بساطِ عیش و تجمل کہاں ، جہاد کہاں؟
نہیں تم آئے ہو دنیا میں دل لگی کے لئے

وبالِ ترکِ حدیثِ رسول سے دنیا
کھڑی ہے بحرِ ہلاکت پہ خودکشی کے لئے

کھلی نہ آنکھ تری شورشِ قیامت سے
اشارہ ایک ہی کافی ہے آدمی کے لئے

فسادِ کفر سے انسانیت ہے خوار و زبوں
قدم اٹھاؤ زمانے کی رہبری کے لئے

عیاں ہو ظلمتِ عصیاں میں زندگی کا نشاں
اٹھاؤ مشعلِ ایمان روشنی کے لئے

وہ بالا کوٹ سے اٹھتی ہے اِنفِرُوُا کی صدا
سفر ہو موت کی وادی میں زندگی کے لئے

نہیں ہے راہ محبت میں بزدلوں کا گذر
عظیم حوصلہ ہوتا ہے دوستی کے لئے

قرارداد مذمت نہیں مرمت ہو
یہی علاج ہے بھارت کی سرکشی کے لئے

مثالِ لشکر طیبہ اٹھو کہ وقت آیا
دِمارِ عام کا یورپ کی جان کنی کے لئے

گذاری عمر ہے شیدا سخن طرازی میں
ہو کچھ تو چارہ صداقت کی برتری کے لئے

امیرالجہاد امیر جماعۃ الدعوۃ حافظ محمد سعید حفظہ اللہ کی

خدمت میں ھدیۂ سلام و عقیدت

سلام اے آشنا دنیائے فانی کی حقیقت سے
جہاد فی سبیل اللہ کی حتمی بشارت سے

جہادی سرفروشوں کی عجب تنظیم کی تو نے
کسی طاغوت کی طاعت نہیں تسلیم کی تو نے

کیا میدان مقتل میں کھڑا مسند نشینوں کو
تصادم سے کیا رمز آشنا خلوت گزینوں کو

فدائی مشن سے سارا جہاں حیراں کیا تو نے
ستمرانوں کا ہر عشرت کدہ ویراں کیا تو نے

نہیں مرعوب ہونا جبر سے ہے تیری فطرت میں
یہ ہے اعجاز پنہاں صبر کی پاکیزہ قوت میں

مراحل طے کیئے مردانگی سے آزمائش کے
نہ آڑے آسکے اس راہ میں اصنام خواہش کے

ثبات وصبر واستقلال سے ہر دور میں گذرے
ہوئے ناکام تجھ پر جبرو استبداد کے حربے

خسارے میں ہیں دہشت گردِ عالم بش کے درباری
رہی شامل تجھے ہر مرحلے میں نصرت باری

بفضل اللہ نسبت ہے تیری پیاری سعادت سے
رہے محفوظ تو دنیا میں اعدا کی شرارت سے

ملین مارچ ۲۰۰۳ء اور درس عبرت

کہا تھا حکمران نے میں سپہ سالار اعلیٰ ہوں
میں اپنی فکر میں لاریب سب لوگوں سے بالا ہوں

بچایا ہے وطن کو میں نے افغانوں کو مروا کر
فلسطین اور کشمیری مسلمانوں کو مروا کر

بھلا نقصان کیا اپنا ہے شیشانوں کو مروا کر
کہ ملتا سیم و زر ہے بے گنہ جانوں کو مروا کر

اقلیت میں ہیں جو سر پھرے تخفیف کرتے ہیں
کلنٹن اور بش ہر دم مری توصیف کرتے ہیں

فراعین بلاد روم و ایران ان کے ہیں آباء
کیا ان بدنصیبوں نے بھی دعوٰی خدائی کا

خلاف ان کے ہیں پاکستان کے خورد و کلاں نکلے
کہ جن کو دیکھ کر بزدل ستمرانوں کی جاں نکلے

طواغیتِ جہاں کی گھات میں جب ربِ اعلیٰ ہے
وہی اب حشر اس فرعون کا بھی ہونے والا ہے

مسلمانانِ عالم کو الٰہی متحد کر دے
جہاد فی سبیل اللہ کی خاطر مستعد کر دے

تحریک تحفظ پاکستان

تحفظ ملت کانفرنس خان پور کے لیے لکھی گئی

بچانا ہے تمہیں اپنے وطن کو اپنی جاں دے کر
کہ ڈالر کے پجاری پر بھروسا ہو نہیں سکتا

مجاہدین حقوق اللہ کا شاہد ہے دنیا میں
جو باقی ہے خدا کا حق شناسا ہو نہیں سکتا

اگر ڈرتے رہے یونہی نمک خوارانِ یورپ سے
تو پھر امراض ملت کا مداوا ہو نہیں سکتا

سنو ناچیز قیمت پر وطن کو بیچنے والو
کبھی ایمان و غیرت کا تو سودا ہو نہیں سکتا

گریزاں ہی رہے گر جان کی بازی لگانے سے
نزولِ نصرتِ حق کا تماشا ہو نہیں سکتا

مجالِ زندگی میں اضطراب و یاس و حرماں میں
بجز تائید ربانی دلاسا ہو نہیں سکتا

یہود و دشمنانِ دین سے جس کو محبت ہے
شہادت گاہِ الفت میں ہوَیدا ہو نہیں سکتا

جسے دست نبی سے جام کوثر مل گیا شیدؔا
کبھی میدان محشر میں وہ پیاسا ہو نہیں سکتا

کامیاب لوگ

اے ایمان والو!

کیا میں تمھیں وہ تجارت بتلاؤں جو تمھیں دردناک عذاب سے بچالے؟ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ یہ تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم میں علم ہو۔ اللہ تعالیٰ تمھارے گناہ معاف فرمادے گا اور تمھیں اُن جنتوں میں پہنچائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور صاف ستھرے گھروں میں جو جنت عدن میں ہوں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور تمھیں ایک دوسری (نعمت) بھی دے گا جسے تم چاہتے ہو وہ اللہ کی مدد اور جلد فتح یابی ہے، ایمانداروں کو خوشخبری دے دو۔ (الصف: ۱۳۔ ۱۰)

دارالاندلس
4-lake Road Chuburji Lahore Ph & Fax: 91-42-7230549